

فیملی سوٹ نمبر ۹ - ستمبر ۱۹۶۹ء

## مُسَّاہدہ امۃ الہادیؑ ذخیر سردار خاں مدعا علیہ بنام حکیم نذیر احمد رقیؓ۔ مدعا علیہ

### مُقدَّسَةُ بَرَايَتِ تَسْبِيْخِ زَكَّاحٍ وَجُودٌ تَسْبِيْخٌ نَكَاحٌ مِنْجَانِبُ مُدَّعِيَّةٍ

**مُفْصَلٌ فِيَضَلَّمَا:-** مدعا علیہ نے یہ مقدمہ مدعا علیہ کے ساتھ اپنے نکاح کی منیخ کھیلئے منہ جہ دل امور کی بنا پر دائر کیا ہے۔ یہ کہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۹ء کو جب علیہ کی عمر بیکل سال ۳۰ چوڑ برس کی تھی، اسکے والد نے محدث لائے کے سخت اسکی شادی مدعا علیہ کے ساتھ کر دی۔ مدعا علیہ کا والد ایک ضعیف شخص ہے اور اپنا ذہنی توازن کھو چکا ہے اور اپنی روزی کملنے کے لائق نہیں ہے اس لئے مدعا علیہ اور اس کے دوسرے بین بھائیوں کی پروش اسکے بڑے بھائی نے کی جو سرکاری ملازم ہے بمدعا علیہ کا والد سردار خاں مدعا علیہ کے روحانی اثر میں ہے جس کی عمر ساٹھ برس ہے اور جو خود کو ایک ایسا مصلح قرار دیتا ہے جس کے روابط اللہ تعالیٰ سے یہی مدعا علیہ کا والد عرصہ سے مدعا علیہ حکیم نذیر احمد کے ساتھ ہے اور اس ریاضمان کھتا ہے اور نہ ہی اختلاف کے باعث اسکے تعلقات کبھی کے دوسرے افراد کے ساتھ خوشگوار نہیں ہیں۔ مدعا علیہ امۃ الہادیؑ اپنے بھائی کے ساتھ کنزی میں رہا تھا پذیر ہتھی اور وہ اپنے باپ کو دیکھنے کے لئے گئی تھی۔ جب باپ نے اسکی شادی حکیم نذیر احمد کے ساتھ کر دی۔ شادی کے فوراً بعد مدعا علیہ اپنی ماں کے پاس واپس آگئی اور اسے دھوکہ کی اس شادی سے اپنی ناراضگی کے باعث میں مطلع کیا تھا مدعا علیہ اور مدعا علیہ کے درمیان انھی میاں بیوی کے تعلقات قائم نہیں ہوئے تھے۔ مدعا علیہ ساٹھ سال کی عمر کا ایک بوڑھا شخص ہے اور مدعا علیہ کی برادری کا آدمی نہیں ہے انکے درمیان نہ ہی اختلافات کے علاوہ مدعا علیہ اور مدعا علیہ کے بھائی میں اس شادی کی بنا پر طویل عرصہ تک فوجداری مقدمہ بازی ہوتی رہی ہے اور یہ کہ مدعا علیہ اس شادی کے تیجہ میں مدعا علیہ

کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی۔ مدعاعلیٰ نے دو سال سے زائد عرصہ تک مدعیہ کو خرچ وغیرہ بھی نہیں دیا ہے۔ یہ کہ مدعیہ اپنے بلوغ کو پہنچ چکی ہے۔ وہ اس عدالت کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے اور اب اس نے اس مقدمہ کے ذریعہ اپنا حق بلوغت استعمال کیا ہے۔ یہ کہ بصورت دیگر بھی فرقین کے درمیان یہ شادی غیر قانونی اور ناجائز ہے کیونکہ مدعیہ امت الہادی مُسْتَقْبَل مسلمان ہے اور مدعاعلیٰ حکیم نذیر احمد احمدی (قادیانی) ہے۔

**مُدْعَاعَلِيَّہ کا بیان :** - مدعاعلیٰ نے اس مقدمے کی ساعت کی مخالفت متعدد وجوہ کی ہیں اپنے جو اس کے تیرہ صفات پر مشتمل تحریری بیان میں شامل ہے۔ میں ضروری نہیں سمجھتا کہ یہاں اس تحریری بیان کو دوبارہ پیش کرو، کیونکہ اس سے فیصلہ غیر ضروری طور پر طولی موجاہے گا۔ تاہم اتنا کہنا کافی نہ ہے کہ مدعاعلیٰ نے مدعیہ کے تمام اعتراضات کی تردید کی ہے اس نے عمر کے بارے میں بھی مدعیہ کے بیان اور مدعیہ کی رہائش کے سوال پر عدالت کے دائرہ اختیار کو چیخ کیا ہے اور حق زن وشوی دلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مدعاعلیٰ نے مدعیہ کے والد سے بھی اپنے تعلقات کی تفاصیل بیان کی ہیں، اور اپنے مذہبی عقائد کا ذکر کرتے ہوتے دعویٰ کیا ہے کہ فرقین کے درمیان یہ شادی قانونی ہے فیصلہ میں سب قوع پر مدعاعلیٰ کے موقف سے بحث کی جائے گی۔

**تصفیہ طلب امور** | فرقین کے بیانات کی روشنی میں مندرجہ ذیل امور تصفیہ طلب قرار پائے ہیں (۱) آیا عدالت کو اس مقدمے کی ساعت کا اختیار ہے؟ (۲) آیا فرقین کے درمیان سابقہ مقدمہ بازی کا تصفیہ موجاہے کے باعث اب مدعیہ کو یہ مقدمہ دائر کرنے کا حق نہیں پہنچتا؟ (۳) آیا مدعیہ شادی کے وقت نامانع کھلتی؟ (۴) آیا مدعیہ کے والد نے مدعاعلیٰ کے ساتھ اس کی شادی و حکومت سے کی سمجھتی؟ (۵) آیا فرقین کے درمیان یہ شادی غیر قانونی کھلتی؟ (۶) آیا مدعیہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مدعاعلیٰ کے ساتھ اپنا لکاح فتح کرنے کا اعلان کرے؟ (۷) آیا مدعاعلیٰ دو

سال سے زائد عرصہ تک مدعیہ کو خرچ وغیرہ دینے میں ناکام رہا؟ (۸) آیا مدعیہ کو خلیع لینے کا حق حاصل ہے اور اگر ہے تو کون شرط پر؟ (۹)، عدالت اس بارے میں کیا فیصلہ دے؟ میں نے فریقین کے وکلاء کے دلائل تفصیل سئنسے ہیں اور مدعاعلیہ کا موقف بھی جواں نے خود پیش کیا ہے۔ مدعیہ کے فاضل وکیل مبشر محمد عثمان نے مذہب اور قانون کے بارے میں کی تابوں کے حوالے دیتے ہیں، جن کا تذکرہ میں فیصلے میں کروکل دلائل کی ساعت اور شواہد پر عور کرنے کے بعد میں نے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے ہیں:-

**مسئلہ نمبر ۱:** مدعیہ نے اپنی درخواست اور عدالت کے رو بروائے بیان میں کہلہ کر وہ ساماروں میں رہائش پذیر ہے۔ مدعاعلیہ نے اس کی نہ تو اپنے سحر بری بیان میں تردید کی ہے اور نہ عدالت کے رو بروائے جلنگ کیا ہے۔ اپنے سحر بری بیان کے پیر اگراف ۲۰۱۶ میں مدعاعلیہ نے اعتراف کیا ہے کہ مدعیہ ساماروں میں اپنے بھائی کے پاس رہائش پذیر ہی ہے اس لئے مدعیہ کی عمومی رہائش گاہ وہی تصور کی جائے گی جہاں وہ رہی ہے، نہ کہ وہ جگہ جہاں اس کا باپ رہتا ہے۔ مغربی پاکستان فیملی کورٹ رولز مجرم ۱۹۹۵ء کے نمائیہ کے تحت حبس جگہ مدعی رہائش پذیر ہواں کی عدالت کو تینج نکاح کے مقدمے کی خلاف کا اختیار حاصل ہے۔ سامارو یقیناً اس عدالت کے دائرة اختیار میں آتا ہے اور یہ عدالت زیر سلطنت مقدمے کی ساعت اور اس کا فیصلہ کرنے کی محاذ ہے۔ چنانچہ زیر بحث مسئلے کا تصریح مدعیہ کے حق میں کیا جاتا ہے۔

**مسئلہ نمبر ۲:** اس مسئلہ کے تصریح کی ذمہ داری مدعاعلیہ پر ہے جس نے آپنے موقف کی حمایت میں کوئی شہادت پیش نہیں کی۔ وہ یہ ثابت کرنے کے لئے کسی عدالت کا فیصلہ پیش نہیں کر سکا ہے کہ اب اس مقدمے کو دوبارہ زیر بحث نہیں لایا جاسکتا۔ اس ضمن میں مدعاعلیہ کا موقف بے جان ہے اور اس میں کوئی وزن نہیں۔ اس لئے اس مسئلہ کا فیصلہ مدعیہ کے حق میں کیا جاتا ہے۔

## مسلمان کی شادی قادیانی سے قانونی ہے یا غیر قانونی

یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور اگر اسکا فیصلہ مدعیہ کے حق میں ہو جائے تو پھر اس مقدمے کے فیصلے کے لئے دوسرا امور پر عورت کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے گی۔ فرقیین کے فاضل و کلام نے اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مدعا علیہ حکیم ندی را حمنے اپنے وکیل مسٹر لطیف کی اعانت کے بغیر ہی اس مسئلہ کے قانونی پہلو پر مذہبی جوش و خروش کے ساتھ اپنی دکالت کی مدعا علیہ کے فاضل و کیل مسٹر لطیف نے مغربی پاکستان فیملی کورٹ ایکٹ مجرمہ ۱۹۶۲ء کی دفعہ ۲۳ پر اختصار کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ اس عدالت کو شادی کے قانونی حواز کی سماعت کا اختیار نہیں کیونکہ شادی مسلم فیملی لا ارڈ نینس کے تحت انجام پائی تھی۔

عدالت شادی کے حواز پر جھیلان بین کر سکتی ہے

دفعہ ۲۳ میں کہا گیا ہے:- ”کوئی فیملی کورٹ کسی شادی کے حواز پر عورت نہیں کرے گی جو مسلم فیملی لا ارڈ نینس مجرمہ ۱۹۶۱ء کے مطابق رجسٹر کی گئی ہو اس مسئلہ میں منذکرہ عدالت کے لئے کوئی شہادت بھی قابل قبول نہ ہوگی۔“

منذکرہ دفعہ ۲۳ کا اختیاط کے ساتھ مطالعہ کرنے پر اس کی زبان ہی سے یہ بتا واضح ہو جاتی ہے کہ شادی کے حواز پر بات کرنے کے سلسلے میں پابندی صرف اس صورت میں ہے جب کوئی شادی مسلم فیملی آرڈ نینس لائے کے تحت ہوئی ہو۔ اس لئے دفعہ ۲۳ کے مندرجہ کا سہارا یعنی سے مدعا علیہ کو یہ ثابت کرنا ہو گا کہ فرقیین کی شادی مسلم فیملی آرڈ نینس لا رجسٹر ۱۹۶۱ء کے تقاضوں کے مطابق ہوئی تھی۔ مسلم فیملی لا رجسٹر کی دفعہ ۲۳ کی ذیلی دفعہ ۵ میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اس کا اطلاق پاکستان کے تمام مسلمان شہروں پر ہوتا ہے۔

منذکرہ آرڈ نینس کی دفعہ ۵ کے تحت صرف وہ شادیاں رجسٹر کی جاسکتی ہیں جو مسلم لازم کے تحت انجام پائی ہوں۔ آرڈ نینس کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ ۱ میں کہا گیا ہے:-

”ہر وہ شادی جو مسلم لازم کے تحت انجام پائی ہو اس آرڈ نینس کے مندرجات

کے مطابق رجسٹر کی جائے گی:

مسلم لاکے سخت کسی مخالف فرقے کے شخص کے ساتھ شادی کرنے کے سلسلے میں ایک مسلمان کے غیر محمد و داختری پر متعدد پابندیاں عائد ہیں اس سلسلے میں سبے اہم پابندی فریقین کا مذہب یا عقائد ہیں مختلف مکاتب نکرے تعلق رکھنے والے مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ شادی بیاہ کر سکتے ہیں اور تھوڑا بہت عقد کا فرق چند اس اہمیت نہیں رکھتا حنفی لا میں ایک مرد کسی عورت یا کتابی شادی کر سکتا ہے لیکن ایک مسلمان عورت مسلمان کے سوا کسی اور سے شادی نہیں کر سکتی مسلمان عورت کسی کتابی سے بھی شادی نہیں کر سکتی نیز کسی غیر مسلم سے جس میں عیاشی، یہودی یا بت پرت شال ہیں اس کی شادی ناجائز ہوگی۔ مدعا عیہ کے فاضل وکیل نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مدعا عیہ و مرد عا علیہ کے درمیان شادی غیر موثر ہے کیونکہ موخر الذکر قادریانی (احمدی) غیر مسلم ہے اس لئے اب یہ سوال تصفیہ طلب ہے کہ آیا فریقین کے درمیان شادی مسلم لا کے سخت ہوئے ہے؟ اور چونکہ یقینی طور پر یہ شادی مسلم لا کے سخت جائز نہیں ہے اس لئے مقدمہ کے اس پہلو پر تفصیلی جائزہ لینا اور بھی ضروری ہو گیا ہے اس صنف میں کسی نتیجہ پہنچنے کے لئے یہ پڑھانا بہت ضروری ہے کہ دونوں فرقے مسلمان ہیں یا نہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں یہ عدالت فریقین کے عقائد کے باعث میں جہاں میں کر سکتی ہے فیصلی کورٹس (FAMILY COURTS) ایسے ہی معاملات کا تعین کرنے کیلئے خاص طور پر تشکیل دی گئی ہیں اس لئے میری رائے یہ ہے کہ فریقین کے درمیان شادی کے جواز کی جہاں میں کی جاسکتی ہے۔

مدعا عیہ کے بیان کے مطابق مرد عا علیہ کے ساتھ اس کی شادی غیر موثر ہے اس لئے اگر قانون کی نظر میں بھی نکاح غیر موثر ہے اور ایسا نکاح جو یعنی قانونی طور پر مسلم فیصلی لازماً رکھنی پڑے کے تحت رجسٹر کیا گیا ہے کوئی قانونی جیشیت نہیں رکھتا اور

یہ فیملی کورٹ ایکٹ کی دفعہ ۲۳ کے تحت مانع نہیں ہو سکتا۔ میں قانون کی اس تعبیر سے متفق ہوں اور یہ قرار دینے میں کوئی جھگیک محسوس نہیں کرتا کہ دفعہ ۲۳ کے تحت جو مخالفت کی گئی ہے اس کا اطلاق صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جائز مسلم شادی کو مسلم فیملی لازماً ردِ مذہب کیا گیا ہو۔ اور اس مقصد کے تحت عدالت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ دکھیے کہ آیا فریقین کے درمیان جزو نکاح ہوا ہے وہ وجود بھی رکھلے یا نہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مغربی پاکستان فیملی کورٹ ایکٹ میں ترمیمی آرڈیننس مجرم یہ ۱۹۶۹ء کے ذریعے ترمیم کر دی گئی ہے جس کے تحت کاواز مکاٹیڈول میں صاف کیا گیا ہے اور شادیوں کے جواز کے مقدمات کی سماعت کے لئے خصوصی اختیارات دیے گئے ہیں اس صاف کے پیش نظر میری رائے یہ ہے کہ مغربی پاکستان فیملی کورٹ آرڈیننس کی دفعہ ۲۳ اس حد تک بالواسطہ طور پر منسوخ کر دی گئی ہے اب اس مرکا جائز ہی نہیں سے پہلے کہ آیا مدعاعلیہ ایک عمریں ہے میں حکومتِ مغربی پاکستان کے خلاف آغا شورش کا شیری کی رٹ درخواست نمبر ۹۳ (۱۹۷۰ء) کے ضمن میں مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جبوں کے ان مشاہدات کا حوالہ دینا ضروری سمجھتا ہوں جن میں کہا گیا ہے کہ عدالت تعین کر سکتی ہے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ اگر اس مسئلے کا تعلق کسی طور پر جامدادیاً کسی منصب کے حق سے ہو۔ یہ مشاہدات زیرِ بحث مقدمے میں میری رائے کی تائید کرتے ہیں کہ عدالت یہ جھان بن کرنے کی مجاز ہے کہ مدعاعلیہ قادیانی (احمدی) ہونے کی وجہ سے مسلمان نہیں۔ عدالتِ عالیہ کے فاضل جبوں نے رٹ درخواست نمبر ۹۳ (۱۹۷۰ء) میں جو مشاہدہ پیش کئے تھے اور جن کا دکر اور کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں:-

”۲۴۔ جہاں تک تجارت اور پیشے کی آزادی اور لقریر کی آزادی سے متعلق بنیادی حقوق اور وہ کا تعلق ہے وہ جگہی حالات کے اعلان کی وجہ سے معطل ہو گئی ہیں مذہب پر عمل اور اس کے اعلان کی آزادی ہے لیکن اس پر عمل کا مسئلہ قانون میں عا-

اور اخلاقیات کے تابع ہے۔ اس لئے قطعی نہیں۔ قانون کے تابع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کے ہر شہری کے لئے آزادی تسلیم کی کمی ہے جو قانون امن عامہ اور اخلاقیات کے تقاضوں کے تابع ہے۔ درخواست گزار کے فاضل وکیل کے تمام دلائل کا لب بباب یہ بھاکر احمدی اسلام کا فرقہ نہیں ہیں۔ اور یہ بات کہنے کی ضمانت درخواست گزار کو آئین کی رو سے حاصل ہے لیکن فاضل وکیل یہ حقیقت نظر انداز کر گئے ہیں کہ پاکستان کے شہروں کی حیثیت سے احمدیوں کو بھی یہ آئینی ضمانت اور آزادی حاصل ہے جو کہ وہ اپنے لئے طلب کرتا ہے۔ یہ بات ہماری نہیں سے بالاتر ہے۔ وہ یقیناً نہیں دھرم کا نہیں سکتا اس وقت تصفیہ طلب بات یہ ہے کہ درخواست گزار اور ان کے دوسرے ہم خیال قانونی طور پر احمدیوں کو یہ ماننے سے کیوں رکو سکتے ہیں کہ اسلام کے درسرے فرقوں کے ساتھ نظر باقی اخلافات کے باوجود وہ اسلام کے اتنے ہی اچھے پیروکار ہیں جتنا کہ کوئی اور شخص جو خود کو مسلمان کہتا ہے اس سوال کا جواب درخواست گزار کے فاضل وکیل نے بڑی صفائی سے نہیں میں دیا کہ آیا ایسا کوئی مقدمہ یا اعلان جائز ہو گا جس کے ذریعے یہ طے کیا جائے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں یا جس کے ذریعے احمدیوں کو خود کو مسلمان کہنے سے روک دیا جائے۔ یہ بات قابلِ اطمینان ہے اور یہ مجرد سوال اس وقت تک نہیں اٹھایا جانا پا ہے جب تک اس کا کوئی تعلق کسی جائیداد یا منصب کے حق سے نہ ہو۔ ایسی صورت میں ایک دیوانی مقدمہ جائز ہو گا۔ مورخ الذکر کی معروف شکلوں کا تعلق سجادہ نشین یا خانقاہ کے متولی کے عہدوں اور ایسے درسرے اداروں سے ہے جن میں بعض اوقات مذہبی عقائد ان عہدوں پر فائز ہونے کی بنیادی شرط ہوتے ہیں۔ ہمارے مقاصد کے تحت سب سے موزوں مثال آئین کا آرڈینیکل نمبر ۱ ہے جس کے مطابق دوسری خصوصیات کے علاوہ صدارتی انتخاب کے امیدوار کے لئے مسلمان ہونالازمی قرار دیا گیا ہے۔ صدارتی انتخاب کے ایکٹ مجری ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۸ کے تحت ریٹرنگ افسر کو یہ اختیار ہے کہ وہ اس بات کا اطمینان

کرنے کے لئے سرسری تحقیقات کرے کہ کوئی صدارتی امیدوار آئین کے تحت صدر منتخب ہونے کا اہل ہے۔ اس میں یہ تحقیقات بھی شامل ہے کہ متذکرہ امیدوار مسلمان ہے۔ اگر کسی امیدوار کے کاغذات نامزدگی اس لئے مسترد کر دیے جائیں کہ وہ مسلمان نہیں تو پھر اسکیشن کمیشن کے روپ و اپیل کی جاسکتی ہے اور اس قسم کی اپیل پر کمیشن جو کبھی فیصلہ دیکھا وہ قطعی ہو گا۔ آئین مزید کہا گیا ہے کہ انتخاب کے سلسلے میں کسی نازعہ کا تصفیہ صرف طے شدہ طریقہ کار کے مطابق اس مقصد کے لئے قائم شدہ ٹریبون کے ذریعے ہو گا۔ آرٹیکل کے کلاز میں کہا گیا ہے:

”جب کسی شخص کے صدر منتخب ہونے کا اعلان کر دیا جائے تو انتخاب کے جواز کو کسی بھی طرح کسی بھی عدالت یا اتحادی ٹکے روپ زیر بحث نہیں لایا جاسکے گا“  
اس طرح یہ بات ظاہر ہے کہ صدارتی انتخاب کے لئے بھی اس بات کا قطعی تعیز کرنے کی غرض سے خصوصی اختیارات وضع کئے گئے ہیں کہ امیدوار مسلمان ہے یا نہیں اور دیوانی عدالت کا دائرہ اختیار محدود کر دیا گیا ہے۔ اب ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ زیر بحث مقدمہ میں فرقین کے درمیان ہونے والی شادی مسلم شادی نہیں ہے۔ کیونکہ مدعی کے بیان کے مطابق مدعی عالیہ قادریانی (احمدی) عقائد کا پیر و ہونے کے سبب غیر مسلم ہے اس سلسلے میں صرف ایک نکتہ غور طلب ہے اور وہ یہ کہ مدعی عالیہ مسلم ہے یا نہیں۔ جہاں تک مدعی کا تعلق ہے وہ خفی (مسنی) مسلم ہے جبکہ مدعی عالیہ نے خود اقرار کیا ہے کہ وہ قادریانی (احمدی) ہے۔

مدعی عالیہ کے عقیدے اور ان کے مذہب کے لئے میں صحیح رائے قائم کرنے کیلئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بیان کے ضروری حصے اور اس کے خطوط اور بعض دوسری تحریریں پیش کر دی جائیں۔ اپنے بیان اکیس ۲۹ میں مدعی عالیہ کہتا ہے۔

**مدعی عالیہ کا بیان:-** میں احمدی فرقے سے تعلق رکھتا ہوں، میں ۱۹۶۵ء

سے خلیفہ ہوں اور اسی وقت سے سردار محمد خان میرا پیروکار ہے۔ میں مرزا غلام احمد قادریانی کا تیسرا خلیفہ ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ سید و سنت احمدی جماعت کے خلیفہ مرزا ناصر احمد ایم اے ہیں جو مرزا غلام احمد کے دوسرے خلیفہ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ مرزا غلام احمد کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین احمد کھٹے۔ یہ حقیقت ہے کہ اپنی درخواست کے پیروگراف ستر میں میں نے یا تھا کہ مدعیہ کا باپ سلام کے سُنی فرقے سے تعلق رکھتا ہے، میں مرزا غلام احمد قادریانی کا سچا پیروکار ہوں اور انکی تعلیمات پر مکمل ایمان رکھتا ہوں، میں نے مرزا غلام احمد قادریانی کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے؟"

یہ حقیقت ہے کہ میں نے ایک خط میں لکھا ہے کہ قرآن یا کس کے مطابع سے مجھ پر یہ انکشاف ہوا ہے کہ ۱۳۹۹ ہجری میں رمضان کے مہینے میں دو شنبے کی کسی شب کو مجھے اُمتی نبی اور رسول بنایا جائے گا، میں نے ایک اور خط میں لکھا ہے کہ عزت پر اور آسان میں میرا حقیقی نام محمد احمد ہے، یہ میرا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد میری روحانی ماں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے روحانی باپ ہیں اور میں ان کا مکمل روحانی بیٹا ہوں۔"

### مرزا غلام احمد "حقیقی" نبی سختے!

"مجھے مرزا غلام احمد کی تحریروں پر ایمان ہے.... میں اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ مرزا غلام احمد نے اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مرزا غلام احمد نے خود کو اُمتی نبی اور رسول قرار دیا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ ۵ مارچ ۱۹۰۷ء کے "بدار" کے شمارے میں مرزا غلام احمد کا ایک دعویٰ شائع ہوا تھا جس میں انھوں نے کہا تھا کہ وہ نبی اور رسول ہیں، میں نے مرزا بشیر الدین کی کتاب "حقیقت النبوة" پڑھی ہے جس میں مرزا غلام احمد کو مجازی نہیں بلکہ حقیقی نبی قرار دیا گیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جو شخص نبی کے منصب کا منسکر ہوتا ہے، وہ کافر قرار پاتا ہے۔

**مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانتے والا کافر ہے اور اسکی نمازِ جنازہ حرام ہے میں نے**

مرزا بشیر الدین کی کتاب "آئینہ صدق" پڑھی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جو شخص حضرت مرتضیٰ علام احمد کی بیوی پر یقین نہیں رکھتا وہ فقط نظر اس کے، کہ اس نے ان کا نام سُنا ہے یا نہیں کافر ہے، اور دائرہ اسلام سے خارج ہے....

مرزا فضل احمد ولد مرزا علام احمد کی بیوی نہیں کی کہتی۔ حقیقت ہے کہ مرزا علام احمد نے اپنے بیٹے مرزا فضل احمد کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی کہتی۔ اپنے عقیدے کے مطابق تمم ان لوگوں کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے جو مرزا کی بیوی پر یقین نہیں رکھتے۔ ہمکے عقیدے کے مطابق مرزا علام احمد کی پیروکاری عورت کی شادی کسی ایسے شخص سے نہیں ہو سکتی جو ان کا پیروکار نہیں۔"

اگر بٹ ۳۶ میں مدعا علیہ کہتا ہے:-

"ذیر احمد کا دعویٰ کہ میں رسول اللہ مولیٰ اور مجدد کہی: - "علیم و حکیم صدرا تعالیٰ نے اپنے کل و عدد وغیرہ اور ازالی و ابدی ارادوں وغیرہ کے مطابق مجھ عاجز کو ۳۱/۱۲ بروز اتوار اپنے الہامات کے دریعے یہ علم بخشا کہ ہم نے اپنے ازلی اور ابدی ارادوں وغیرہ کے مطابق ۲ ماہ رمضان کی شب شنبہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۴ء کی درمیانی رات میں اپنے عرش بریں پر اور کل آسانوں پر ایک اعلان کر کے یہ حقیقت ظاہر کر دی ہے کہ برق عرش کو (یعنی مدعا علیہ)، آج کی رات سے محمد مصطفیٰ اور احمد قادریانی کی بیوی رسالت وغیرہ طلی دبروزی را ہے عطا کر کے ان کو روحانی طور پر احمد رسول اللہ اور محمد رسول اللہ ہونے کا کل شرف دے دیا ہے۔ لہذا یہ علم ملا کہ ہم نے حضرت محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ کا شمس الانبیاء ہونا کل دنیا پر ظاہر باہر کرنے کے لئے مجھے قمر الانبیاء یعنی بکل رسولوں کا چاند ہونے کا مقام و مرتبہ عطا کر دیا ہے۔"

اگر بٹ ۳۸ میں مدعا علیہ کہتا ہے:-

"میں عاجز آپ لوگوں کے نزدیک توسیع انسانوں سے ہر طرح بدترین ہوں

اور آپ لوگ مجھ کو سر طرح سے تباہ و بر باد کرنا یعنی سکی کا کام اور بہت بڑا ثواب وغیرہ جانتے ہیں۔ مگر خدا اور رسول کے نزدیک چونکہ خدا اور رسول کا بہت ہی شاندار ماخیلیہ اور امام الزماں اور بندھوں صدی تھیں کامیڈا اور کل روحاںی آسمانوں وغیرہ کا شہنشاہ اور حضرت رسول وغیرہ کا کامل اور جامع بروز مظہر و مشیل وغیرہ ہوں۔“

اگر بٹ ۳۴ میں مدعا علیہ کہتا ہے:-

**نَذِيرًا حَمْدَكَى مَائُ، مَرَزاً غَلامَ أَحَمَدَ:-** ”مرزا غلام احمد قادریانی میرے نزدیک بروزی و ظلی طور پر وہ بشر ہیں جو حضرت رسول عربی تھے یہ میں عاجز بروزی اور ظلی طور پر وہی کچھ ہوں جو کہ حضرت مرزا صاحب تھے آنحضرت میرے لئے روحاںی طور پر باب پ ہیں اور حضرت مرزا صاحب روحاںی طور پر مان ہیں اور میں این دونوں سے پیدا ہوئے والا کامل اور جامع روحاںی بیٹا ہوں اور خدا تعالیٰ کے عرش اور آسمانوں پر میرا نام محمد احمد ہے۔“

**مَرَزاً غَلامَ أَحَمَدَكَى نِبَوَّتَ كَالِسَّى صَنَطَرَ:-** ”مدعا علیہ نے یہ اعتراض کیا ہے کہ وہ مرزا عن دام احمد کی نبوت کا پیروی کاربے اس لئے میں معلوم کرنا بے حد ضروری ہے کہ مرزا غلام احمد کی پیروی کرنے اور انکی تعلیمات پر ایمان رکھنے کے باوجود مدعیہ کو مسلمان تصور کیا جا سکتا ہے یا نہیں، اس مقصد کے لئے احمدیوں کی تاریخ کی چھان بین کرنا بغیر ضروری نہ ہوگا۔“

**مَرَزاً غَلامَ أَحَمَدَ کے خَانَدانَ کی تاریخ:-** اس فرقے کو سمجھنے کے لئے اس دور کا جائزہ لینا پڑے گا جس میں یہ فرقہ معرض وجود میں آیا۔ مرزا غلام احمد اس تحریک کے بانی تھے۔ مرزا غلام احمد کے والد مرزا غلام مرتفقی سکھ دربار میں ملازم تھے۔ مرزا غلام احمد ۱۲ فروری ۱۸۳۵ء کو قلع گوردا پیور کے ایک گاؤں قادریان میں پیدا ہوئے۔ ان کی تعلیم گھر پر ہی ہوئی۔ اور وہ صرف عربی، فارسی اور اردو پڑھ سکتے

تھے۔ ۱۸۶۴ء میں وہ کلرک کی جیشیت سے ڈسٹرکٹ کورٹ سیالکوٹ میں ملازم ہوئے۔ جہاں وہ چار سال کام کرتے تھے۔ بعد ازاں انہوں نے ملازمت چھوڑ دی اور اپنا وقت تالیف و تصنیف اور مذہبیات کے مطالعہ میں صرف کرنے لگے۔ مارچ ۱۸۸۲ء میں مرزا غلام احمد نے دعویٰ کیا کہ خدا کی طرف سے انہیں الہام ہوا ہے۔ پھر ان ۱۹۱۹ء میں انہوں نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

برِ صغیر کے مسلمانوں کے خلاف بین الاقوامی سازش:- یہ بات ذہن میں رکھنی ضروری ہے کہ اس سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے برِ صغیر غیر ملکیوں کی ملکومی میں آگیا تھا مسلمانوں نے اس خطہ زمین پر آٹھ سو سال سے زائد مدت تک حکمرانی کی تھی اور معاشرے پر ان کے اثرات، پھر پر ان کی چھاپ اور نظم و نسق میں انکی اصلاحات ابھی تک تازہ تھیں۔ اب وہ وقت آگیا تھا کہ اخطاط کے اندر و فی عمل کے علاوہ جو نکے اقتدار کی حرطیں کھوکھلی کر رہا تھا۔ بعض ایسی طاقتیں بھی ان کے درپے ہو گئی تھیں جن پر ان کا کوئی کنٹرول نہیں تھا۔ اور جو عالمی سطح پر کام کر رہی تھیں مغرب میں عیسائیت اسلام کے خلاف سرگرم عمل تھی مشرق وسطی میں عرب معاشرہ جو کسی زمانے میں اپنی خوش بخشی سے اسلام کا گہوارہ بننا، مکہ میں پیدا ہوا، مدینے میں پران چڑھا، دمشق میں روپے زدہ ہوا اور بغداد میں آس کی قبر کھو گئی۔ یہاں نظریے اور عمل کا ایک ایسا ملنگوہ تیار ہوا جس سے اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا مسلمانوں کا نظریاتی انتشار شروع ہو چکا تھا اور اس سے برِ صغیر مہدوستان بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا، وہ غیر ملکی جو یہاں تجارت کے لئے آئے تھے یہیں رہ پڑے۔ انہوں نے حصول اقتدار کے لئے سازشیں اور رشیہ روایاں پر شروع کر دیں اور بالآخر اپنی حکومت قائم کر لی مسلمان اس ملک کی دوسری قوموں سے اب بھی فوقیت رکھتے تھے۔ اور وہ اس ملک پر اب بھی حکمرانی قائم کرنے کے حوالہ میں مند تھے۔ اس صورتِ حال نے غیر ملکیوں کے ذہنوں کو چھنجھوڑ کر رکھ دیا اور انہوں نے سوچا

کہ جب تک مسلمانوں کو بالکل قلاش نہ کر دیا جائے ان غیر ملکیوں کے انتدار کو دوام نہیں سکے گا چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کے خلاف اپنی عالمگیر سلطنت اور صنعتی اعتبار سے انتہائی ترقی یافتہ معبشت کے تمام وسائل استعمال کرنے شروع کر دیئے اور دعا و فریب کا کوئی حربہ بیان نہیں رہتے دیا، ہندو آبادی نے بھی اپنے مقادلات غیر ملکیوں سے والبستہ کر لئے اور انہی مسلمانوں میں کچھ میرجع فرا اور میرصادق میتسر آئکے مسلمانوں نے غیر ملکی سلطنت کے خلاف سرفوشانہ جدوجہد کی لیکن وہ اس سیلا بُج کے آگے بندھونہ باندھ سکے۔ انیسویں صدی کے وسط میں سارا بریصغیر برطانیہ کے زبرگیں آچکا تھا۔ غیر ملکی حکومت کے جلوہ میں عیاںی مشریعی بھی تریصغیر میں پہنچا اور اس کے بعد مسلمانوں کے لئے ابتلاء کا ایک طویل اور صبر آزمایا دوڑ شروع ہو گیا۔

### انگریزوں کے آلہ اٹار:-

عیار انگریز اس بات سے آگاہ تھے کہ بریصغیر کے مسلمان مذہب کے بارے میں بے حد تفاسیں ہیں۔ اور یہ صرف اسلام ہی تھا جس نے انھیں مُتحد کر کے ایک عظیم طاقت بنایا تھا۔ اس لئے انگریزوں نے سوچا کہ اگر کسی طرح مسلمانوں کے اتحاد کو ختم کر کے ان کا شیرازہ بکھیر دیا جائے تو انہیں علامہ بنانا زیادہ آسان ہو جائے گا۔ انگریزوں کو مرزا علام احمد میں وہ تمام حصوصیات مل گئیں جو مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لئے ضروری تھیں، یہ بات ثبوت کی محتاج نہیں کہ مرزا علام احمد مسلمان ہیں اور انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لئے انگریزوں کے آئندہ کارکھے مسٹر جسٹس منیر اور مسٹر جسٹس کیانی نے بھی ۱۹۵۲ء میں پنجاب کے فسادات کے متعلق اپنی رپورٹ میں جو عام طور پر منیر انکواڑی رپورٹ کہلاتی ہے۔ اسی قسم کے خیالات کا انہمار کیا ہے۔

ایسی کتاب "تبیین رسالت" (جلد ۱۰، صفحہ ۱۰) میں مرزا علام احمد کہتے ہیں :-

"اپنے بھپن سے لے کر موجودہ سال کی عمر تک میں ہری سنجیدگی سے

اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذیلیے یہ کوشش کرتا رہا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں انگریزوں کے لئے محبت اور موالست کے جذبات پیدا ہوں۔ میں یہ بھی کوشش کرتا رہا ہوں کہ مسلمان انگریز کے خلاف جہاد کا نظریہ ترک کر دیں؛ شہادت القرآن میں وہ کہتے ہیں :- "جیسا کہ میں بار بار کہتا رہا ہوں، اسلام کے دو حُجَّو ہیں، ایک تو یہ کہ خدا کے حکم کی تعمیل کردہ اور دوسرے یہ کہ حکومت کے وفادار ہو جو اپنے ساتھ امن لائی ہے اور جس نے ہمیں اس سرزین کے ظالموں سے نجات دلائی ہے" ایک و مقام پر وہ کہتے ہیں :- "میں نے اردو فارسی اور عربی میں کسی کتاب میں دنیا کے ملکوں کو یہ بتانے کے لئے لکھی ہیں کہ برطانیہ کے راج میں مسلمان بڑے اطمینان اور مسترت کی زندگی گزار رہے ہیں" ایک اور حجکہ وہ لکھتے ہیں :- "میں یہ بات زردے کہ کہتا ہوں کہ مسلمانوں میں صرف میرافرقہ ایسا تھا، جو برطانوی حکومت کا انتہائی وفادار اور اطاعت شعار رہا اور کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہا جس سے برطانوی حکومت کو اپنا کام چلانے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہو" ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۵ء کے "الفضل" میں لکھا ہے : "برطانوی حکومت احمدیوں کے لئے ایک نعمت اور دھال ہے اور صرف اسی کے ساتے میں وہ بھیل بھول سکتے ہیں ہمارے مفادات اس حکومت کے تحت بالکل محفوظ ہیں جہاں جہاں برطانوی حکومت کے قدم پہنچے ہیں۔ ہمارے لئے اپنے عقائد کی تبلیغ کا موقع نکل آتا ہے۔

تبلیغِ رسالت کی جلدی میں وہ کہتے ہیں :- مدینہ منورہ نہیں انگریزی سلطنت :- "میں اپنے عقیدے کی تبلیغ مدینہ، روم، شام، ایران اور کابل میں نہیں کر سکتا میکن صرف اس (برطانوی) حکومت کے ساتے میں کر سکتا ہوں جس کی خوش حالی کے لئے میں ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مرا غلام احمد نے محض اپنے آقاوں کی خوشنودی کے لئے مسلمانوں میں انتشار و افراق پھیلانے کا کھلا لائننس حاصل کر لیا تھا۔ اپنی تحریروں میں انہوں نے خود اس بات کی شکایت

کی ہے کہ انہیں برطانوی سامراج کا ایجنسٹ قرار دیا جاتا ہے۔

**مسلمان کی تعریف:-** ان حالات سے سمجھت کے بعد جن کے تحت یہ (احمدی) تحریک پر وان چڑھی معلوم کرنا ضروری ہے کہ مسلمان ہونے کی ضروری شرائط کیا ہیں؟ امیر علی اپنی کتاب "محمدن لار" میں لکھتے ہیں:- "کوئی شخص جو اسلام لانے کا اعلان کرتا یاد و سرے نفظوں میں خدا کی وحدت اور محمد کے پیغمبر ہونے کا اقرار کرتا ہے وہ مسلمان ہے اور مسلم لائے کے تابع ہے"؛ ایک درجگہ لکھتے ہیں:- "ہر وہ شخص جو خدا کی وحدت اور رسول علیؐ کی پیغمبری پر ایمان رکھتا ہے وہ دائرۃ اسلام میں آ جاتا ہے۔

سر عبد الرحیم اپنی کتاب محمدن جو رسپر ڈلس میں لکھتے ہیں کہ اسلامی عقیدہ خدا نے واحد کی حاکیت اور محمد کے نبی کی حیثیت سے مشن کی صداقت پر مشتمل ہے۔ انہی آراء کا اطمینان متعدد دوسری کتابوں میں کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم میں مسلمان ہونے کی شرائط سورۃ النساء میں درج کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"۱۷۱۔ ایمان والوں میں اعتقاد رکھو اللہ پر اور اس کے رسول پر، اور اس کی کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمائی ہے اور ان کتابوں کے ساتھ جو کہیے نازل ہو چکی ہیں۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اور اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا اور اس کے رسول کا اور روزِ قیامت کا تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دُور جا پڑا۔"

(النساء آیت ۱۷۱)

قرآن مجید کی متذکرہ بالا آیت میں واضح طور پر سابق پیغمبروں، آسمان صحیفوں اور رسول پاک اور انکی کتاب کا تذکرہ کیا گیا ہے لیکن اس میں کہیں بھی مستقبل کے پیغمبروں اور ان کی کتب کا حوالہ موجود نہیں۔ اس سے اس کے سوارد کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ آخری نبی یہاں دراں پر حکمت نازل ہوئی وہ آخری کتاب ہے۔ یہی بات سورۃ الحزاب میں زیادہ ذور سے کہی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:- ۴ "محمد تم میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے پیغمبر اور خاتم النبین ہیں اور اللہ ہر چیز کا جانتے والا ہے" (۳۰، ۳۳)

خود رسول پاک نے بھی کئی حدیثوں میں بھی صورت حال کی وضاحت فرمائی ہے جس پر فرماتے ہیں:- تہ (الف) جب بنی اسرائیل میں کسی نبی کا انتقال ہوا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آگیا۔ لیکن میرے اکون جانشین نہیں ہو گا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؛ (بخاری) تہ (ب) رسالت اذنبوت کا سلسلہ حتم ہو جکتا ہے۔ میرے بعد کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا (ترمذی) تہ (ج) میں خری بی ہوں اور تم آخوندی امتت ہو رابن ماجہ۔ نذرِ احمد اور غلام احمد بھی نبی؟ مدعی نبوت؟

قرآن پاک اور رسول اکرم کے مندرجہ بالا ارشادات کے بعد یہ جان کر حیرت ہوئی ہے کہ مدعا علیہ نے خود کو (نحو ذبالتہ) پیغمبروں کی صفت میں کھڑا کر دیا ہے اور اس کے مددوچ مرزا غلام احمد نے بھی اپنے پیغمبر نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے، میں علماً علیہ کے عقائد کا پہلے بھی ذکر کر جکا ہوں، جو اس کے بیان اور خطوط میں درج ہیں۔ احمدیوں اور مسلمانوں کے واضح اختلافات پر روشنی ڈالنے کے لئے مرزا غلام احمد کے نام نہاد انکشافات میں سے بعض کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

انکشافت میرزا :- "ازاله او بام" میں وہ کہتے ہیں:-

۱ - "میں وہ ہوں جس کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے:- مُبَشِّرًا بر سُولٍ تَأْتِيَ هُنْ بَعْدِي أَنْسُمْ أَحْمَدًا"۔ ایک اور جگہ انہوں نے کہا ہے۔ "میں مسیح موعود ہوں"

"معیار الاخیار" میں صفحہ ۱۱ پر وہ کہتے ہیں:- ۲ - میں مہدی ہوں اور کسی پیغمبر پر سے برتر ہوں۔ ۳ - سیاکوٹ کی تقریر میں صفحہ ۳۳ پر وہ دعویٰ کرتے ہیں:- "میں مسیح اور مہدی ہوں اور مسند ووں کے لئے کرشن"۔ ۵ - "حقیقت" میں ۳۹۱ پر وہ لکھتے ہیں:- میں نبی ہوں، نبی کا نام صرف مجھی کو عطا کیا گیا ہے"

۶۔ اسی کتاب میں صفحہ ۹۹ پر وہ کہتے ہیں: "خدا نے مجھ سے کہا ہے کہ" لولاک رہما خلقت الافلاک"۔ اگر تم پیدا نہ ہوتے تو میں آسمان اور زمین کو تخلیق نہ کرتا۔ ۷۔ وہ بھر کہتے ہیں: "خدا نے مجھ سے کہا ہے کہ" وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رحْمَةً لِلْعَالَمِينَ۔ خدا نے مہیں زمین پر رحمت بنائی کیجیا ہے۔ ۸۔ اسی کتاب کے صفحے ۱۴ پر وہ مزید کہتے ہیں: خدا نے مجھ سے کہا ہے کہ "إِنَّكَ لِمَنِ الْمُرْسَلِينَ" (الْقَيْنَانَ تَمَّ رَسُولٌ مُّهُومٌ)۔ صفحہ نمبر ۳۹ پر وہ مزید کہتے ہیں: ۹۔ "مجھے الہام میا ہے جس میں کہا گیا ہے "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا" اے لوگو! ادیکھو خدا نے مجھے تم سب کئے رسول بھیجا ہے۔ ۱۰۔ صفحہ ۱۷۹ پر انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے: کفر کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اسلام پر یقین نہ رکھے اور رسول یا کہ حضرت محمدؐ کو خدا کا پیغمبر تصور نہ کرے۔ کفر کی ایک دوسری شکل یہ ہے کہ کوئی شخص مسح موعود پر ایمان نہ لائے اور اس کی صداقت کا قطعی ثبوت مل جانے کے باوجود اسے جعل ساز قرار دے، حالانکہ خدا اور اس کا رسول اس کی حقانیت کی گواہی دے چکے ہیں۔ اور ہم کے متعلق سابق پیغمبروں کے مقدس صحیفوں میں بھی تذکرہ موجود ہے جتنا بچہ جو خدا اور اس کے رسول کا فرمان مُسْتَر کرتا ہے، وہ کافر ہے۔ غور کیا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی ذمہ میں آتے ہیں۔

"حقیقت الوجی کے صفحہ ۱۶۳ پر وہ کہتے ہیں: "جو شخص مجھ پر ایمان نہیں کھتا وہ کافر ہے"۔ مرزا غلام احمد مزید کہتے ہیں: "میرے ذریعے خدا نے اپنا چہرہ لوگوں کو دکھایا ہے جتنا بچہ اے لوگو! جو رہنمائی کے طالب ہوا پنے تیئں میرے دروازے پر پہنچاؤ"۔ خدا نے مجھ پر نکشف کیا ہے کہ جو شخص میری پیروی نہیں کرتا اور میرے حلقوں میں داخل نہیں ہوتا اور میرا مخالف رہتا ہے وہ خدا اور رسولؐ کا باعثی تصور کیا جائے کا اور جہنم کا مستحق ہو گا۔ خدا نے مجھ سے کلام کیا ہے! اس دور میں خدا کے خلاف حسد

پہلے سارے زمانوں سے زیادہ پھیل گیا ہے کیونکہ تذکرہ رسولؐ کی اہمیت اب بہت کم ہو گئی ہے۔ اس لئے خدا نے مسیح موعودؑ کے طور پر مجھے بھیجا ہے انہوں نے ایک اور جگہ اپنے خیالات کا انہماریوں کیا ہے۔ ”میں مسیح موعود ہوں اور دہی ہوں جسے پیغمبر عظیم نے بنی اللہ قرار دیا ہے“، ”میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق بنی ہوں اور اس حقیقت سے اونکار گناہ ہے۔ میں اس سے کیونکر اونکار کر سکتا ہوں۔ جب خداوند تعالیٰ نے خود بتوت کامنہ سب تجھے عطا کیا ہے۔ میں اپنی زندگی کے آخری سالوں تک اس یقین پر قائم رہوں گا“، ”خدا نے مجھ پر انکشاف کیا ہے کہ اے احمد ہم نے تمہیں بنی ہوں گے“، ”میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، جس کے ہاتھوں میں میری زندگی ہے کہ اس نے خود مجھے بھیجا ہے اور اس نے خود مجھے بنی ہوں گے۔ خدا نے مجھ پر انکشاف کیا ہے کہ ہر وہ شخص جس تک میرا پیغام پہنچے اور وہ مجھے قبول نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ اب یہ خدا کی مرضی ہے کہ مسلمانوں میں سے جو مجھ سے دُور رہیں انہیں تباہ کر دیا جائے گا۔ خواہ وہ بادشاہ ہوں یا رعایا۔ میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ وہ انکشاف ہے جو خدا نے مجھ پر کیا ہے“

”قادی احمدی“ (جلد اصفہن ۱۸) میں مرتضیٰ غلام احمد کہتے ہیں:- ان لوگوں کے تجھے نمازِ مرت پڑھو جو مجھ پر ایمان نہیں رکھتے؛ اس کی دوسری جلد کے صفحہ پر وہ کہتے ہیں:- ”اپنی بیٹیاں ان لوگوں کے نیکاح میں نہ دو جو مجھ پر ایمان نہیں رکھتے“، انوارِ خلافت میں صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے:- ”کسی ایسے شخص کی نمازِ جنازہ مرت پڑھو جو مسیح موعود پر ایمان نہیں رکھتا“، انجام آنکھم میں حاشیہ (ضمیمه)، میں وہ کہتے ہیں:- ”یہ مسیح کی تین نانیاں و تین دادیاں طوائف تھیں“، ”تذکرہ شہادتیں“ میں صفحہ ۲۷ پر مرتضیٰ غلام احمد کہتے ہیں:-

”وہ وقت آنے والا ہے بلکہ آپنچا ہے جب یہ واحد نہ ہب ہو گا جس کی

سب پر دی کریں گے، خدا سندھا دراس تحریک پر اپنی غیر معمولی رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اور ہر اس شخص کو ختم کرنے کا جو اس کیخلاف معاندانہ غرام رکھتا ہے... روئے زمین پر صرف ایک ندی ہے اور ایک رہنمایا باقی رہ جائے گا۔ میں صرف بسج بونے کیلئے آیا ہوں اور میں اپنا کام کر جکا ہوں۔ یہ بسج اب بڑھ کر درخت بننے کا اور بھیں لائے گا اور کوئی نس کی منکور و کہنہس کے نہ گا۔"

"تحفہ گولڈ دیں" میں مرزا غلام احمد کہتے ہیں: "وقت آنے والا ہے، بلکہ آپنیا ہے جب یہ تحریک عالمگیر بن جائے گی اور اسلام اور احمدیت ایک دوسرے کے مترادف بن جائیں گے۔ یہ خدا کی طرف سے انکشاف ہے جس کے لئے کوئی بھی چیز ناممکن نہیں۔" صحیح بخاری، صحیح مسلم، باہیل، دانیال اور دوسرے پیروں کی کتاب میں جہاں میراذ کر کیا گیا ہے وہاں لفظ "پیغمبر" کا اطلاق مجھ پر ہوتا ہے۔"

"دافع الاسلام" میں صفحہ ۳۱ پر وہ کہتے ہیں۔ "میں امام حسینؑ سے برتر ہوں" "آئینہ کمالات (ایگزیٹ ۵۶۵-۵۶۳ پر وہ لکھتے ہیں):" میں نے اپنے تین حصے کے طور پر دیکھا ہے، اور میں لقین سے کہہ سکتا ہوں کہ میں دی ہی ہوں... اور میں نے آسمان کو تخلیق کیا ہے۔ "الفضل" میں ایک مقام پر وہ کہتے ہیں: "جو شخص موئی پر لقین رکھتا ہے اور عیسیٰ کو نہیں مانتا، جو عیسیٰ پر لقین رکھتا ہے اور محمدؐ کو نہیں مانتا یا جو محمدؐ پر لقین رکھتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر ہے بلکہ پاک اکافر اور دائرۃ الاسلام ہی سے خارج ہے۔"

حضرت مسیح کے بالے میں قادیانی معتقدات:۔ مدعا علیہ اور مرزا غلام احمد دونوں نے حضرت عیسیٰؑ کے بالے میں ایک بالکل مختلف تصور پیش کیا ہے جو مسلمانوں کے مسلم عقائد کے یکسر منانی ہے اور قرآنِ پاک کی تعلیمات سے متصادم ہے۔ مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ یسوع مسیح کو صلیب پر بڑھا گیا تھا لیکن انکی موت واقع نہیں

ہوئی، وہ صلیب سے زندہ ات آئے اور کشیر چلے گئے جہاں انکی طبعی موت واقع ہوئی۔ مرتضیٰ علام احمد کہتے ہیں، کہ حضرت عیسیٰ کے دوسرے مشن کی تکمیل یوں نہیں ہو گئی کہ وہ شخصی طور پر دنیا میں آئیں گے بلکہ انکی روح ایک دوسرے شخص کے جسم میں ہدول کر جائے گی۔ اور حضرت عیسیٰ کا یہ دوسرا روپ مرتضیٰ علام احمد خود ہیں۔ لیکن قرآن مجید میں اس بارے میں بالکل مختلف بات کہی گئی ہے۔ سورہ الزخرف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:- ترجمہ:- اور جب مریم کے بیٹے کو مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے تو لوگ مبتے ہیں کیا یہ ہمارے خداوں سے ہتھ ہے؟ وہ اعتراض کسی دلیل یا بحث کے لئے نہیں کرتے بلکہ صرف ستارت سے ایسا کرتے ہیں، اسکی حیثیت ایک بندے سے زیادہ کچھ نہیں جس پر ہم نے اپنی رحمت نازل کی اور کھڑا کیا نبی اسرائیل کے واسطے اور اگر ہم چاہیں زکالیں تم میں سے فرشتے جو رہیں زمین پر تمہاری جگہ اور وہ نشان ہے گھری قیامت کا سواں میں دھوکا نہ کرو اور میرا کہا مانو۔ یہ ایک سیدھی راہ ہے (۲۳:۵-۶)۔ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:- ترجمہ:- لے عیسیٰ میں تجوہ کو پورا لوں گا اور اُنہوں نے کام میں حس بات پر تم حجگڑتے تھے،

”النساء“ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ترجمہ:- اور ان کے کہنے پر ہم نے مارا مسح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو، جو رسول تھا اللہ کا اور نہ اس کو مار لے میں اور نہ سولی پر حڑھایا ہے۔ لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے اور جو لوگ کہی باتیں نکالتے ہیں وہ اس جگہ شہبے میں پڑتے ہیں۔ کچھ نہیں انکو اس کی خبر مگر انکل پر چلتے ہیں، اور اس کو مارا نہیں بیٹک، بلکہ اس کو اٹھایا۔ اللہ نے اپنی طرف، اور ہے اللہ زبردست حکمت

قادیانیوں اور مسلمانوں میں بُنْسَیادی اختلاف:۔ متذکرہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ احمدیوں اور مسلمانوں میں محض فلسفیانہ اختلافات ہی نہیں، اے آئی، آر ۱۹۳۳ء عمدراں اے، ابھی میرے سامنے فرقین کے فاضل وکلاء نے پیش کی ہے جس میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اختلاف سے بحث کی گئی ہے لیکن اتحادی کے پورے احترام کے ساتھ میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں نہ صرف یہ کہ بُنْسَیادی نظریاتی اختلاف موجود ہے بلکہ ان میں عقیدے اور اعمالِ ثبوت کے بارے میں بھی اختلاف موجود ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کا نزول۔ قرآن پاک کی آیات کو مسخر کرنا، میری رائے میں کسی شخص کو بھی مرتد قرار دینے کیلئے کافی ہے۔ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی بُدْتُرین کوشش:۔ مدد عالیہ اور مزارِ علام احمد کے عقائد کا جائزہ لینے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر دوسروں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے اور اس مقصد کے لئے ایک طرف وشنام طرازی کا سہارا لیا ہے تو دوسری طرف بڑی فن کاری سے ناخوازدہ اور کم علم لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کی ہے! اسلام کی نظریں یہ بہت بڑا نساحہ ہے۔ بزرگ روشنی پر حبس لال نے اکالی چون ورما بیانم شہنشاہ کے مقدمے میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے۔

”اس مقدمے میں معاملات کو ہائی کورٹ کے ایک فاضل نججی ہیئت سے ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے ایک قصبے کے ایک عامر شہری کی حیثیت سے بھی دیکھتا ہوں، میں خود کو ایک مسلمان کی حگر رکھتا ہوں جو اپنے پیغمبری عزت و آبرو کا احترام کرتا ہے۔ پھر میں سوچتا ہوں کہ میرے خدمات اس ہندو کے بارے میں یا ہوں گے جو اس پیغمبر کا مذاق اڑا تلمہے اور وہ یہ کام اس لئے نہیں کرتا کہ وہ سنکی ہو گیا ہے بلکہ وہ ایک ایسے پروپگنڈے سے متاثر ہے جو ان لوگوں نے شروع کیا ہے جو مسلمان ہیں لایسی صورت میں، میں ایک عام آدمی کی حیثیت سے اُسی نفت کا اظہار کر دیں گا جو صرف

کے طبق مخصوص ہے۔ (لے آئی۔ آر ۱۹۲۷ء کے ایل ایل ۶۵۳)

**ناقابلِ پُرداشت تو ہیں:** جیسا کہ میں نے پہلے وضاحت کی ہے کہ

مردانی کا فریض

عَدْلُ اللَّهِ كَا فِي صَلَةٍ

از شیخ محمد رفیع کوری بھروس نجفیمی کورٹ جمیں لباد رہند

حَسَبُ ایَّامَهُ

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری امیرکل پاکستان مجلس حفظ اختم نبوت

شعبۂ نشر و اشاعت

مجلس حفظ اختم نبوت کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

ذنشاع کیا

مشہور آفسٹ پریس کراچی